International Labour Organization

صفائی کرنے والے محنت کشوں کے باوقار کام کے حوالے سے جنوبی ایشیا کی ذیلی علاقائی ورکشاپ(ورچوئل)

11 تا 13اکتوبر 2021

باہمی گفت وشنید کی رپورٹ (حتمی)

فہرست

تعارف 1
ورکشاپ کا دائرہ کار اور مقاصد 1
دن 1: 11 اکتوبر 2021 2
افتتاحی سیشن 2
پس منظر کے نوٹ کی پریزینٹیشن 3
موضوعِ سوال: چیلنج کا مقابلہ 4
صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش بڑے خطرات کیا ہیں،ان خطرات سے نمٹنے کے سلسلے میں شرکا ء کودرپیش بڑے چیلنجز اور مواقعے کیا ہیں، اور صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حوالے سے پائی جانے والی معلومات میں کون سی کمی ہے؟ 4
پینل کی گفت وشنید: صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیےآغازِ کار 4
اس آغازِ کار سے عالمی ادارہ محنت کے رائے دہندوں کو کس طرح فائدہ ہوگا اور عالمی ادارہ محنت کے رائے دہندے آغازِ کارکے کام کو کس طرح سے معاونت حاصل ہوگی؟ 4
قومی گفت وشنید کا خلاصہ 5
بھارت 5
بنگلادیش 6
نیپال 6
پاکستان 6
مالدیپ 7
گفت وشنید 7
یاد رکھنے کی باتیں 7
دن 2: 12 اکتوبر 2021 8
پینل کی گفت وشنید: عالمی ادارہ محنت کا تجربہ: عالمی ادارہ محنت نے کون سے بامقصد اورمفید تجربات سیکھے ہیں؟ ... 8
موضوعِ سوال: اچھے طریقہ طریقہ کار کی معاونت 9
ان خطرات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکومتوں اور سماجی شراکتداروں نے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟ 9
قومی گفت وشنید کا خلاصہ 9
بھارت 9
بنگلادیش 9
نیپال 10
پاکستان 10
مالدیپ 10
گفت وشنید 10

یاد رکھنے کی باتیں.. 10
دن 3: 13 اکتوبر 2021... 11
موضوعِ سوال:مستقبل کی منصوبہ سازی 11
شعبہ میں مواقعے پیدا کرنے اور درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے عالمی ادارہ محنت، حکومتیں اور سماجی شراکتدار کس طرح کی حکمتِ عملیاں اپنائیں گے؟... 11
کھلی گفت و شنید... 11
قومی گفت وشنید کا خلاصہ... 12
بھارت 12
بنگلادیش... 12
نیپال 12
پاکستان.. 13
مالدیپ... 13
ذیلی علاقائی خطے میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے اور مواقعے پیدا کرنے لیے حکمتِ عملیاں.. 13
اختتامی بیان 14
ضمیمہ 1: یاد رکھنے کی باتوں مستحکم کرنا 14
ضمیمہ 2: شرکاء کی فہرست.. 16

تعارف

اس ورکشاپ میں بنگلادیش، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا کی حکومتوں سے تعلق رکھنے والے نمائندوں اور مختلف اداروں اور تنظیموں کے ملازمین اور آجروں نے شرکت کی۔اس میں باوقار کام کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے اور مواقعوں سے استفادہ کرنےکے حوالے سےحکومتوں اور سماجی شراکتداروں کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات زیرِ بحث آئے ۔ اس کے علاوہ صفائی کے شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے مواقعے پیداکرنے اور باوقار کام میں پائی جانے والی کوتاہیوں کو دور کرنے کے سلسلے میں عالمی ادارہ محنت، حکومتوں اور سماجی شراکتداروں کی جانب سے حکمتِ عملیاں تیار کرنےاور ان کو اپنانے کے حوالے سے بھی گفت وشنید کی گئی ۔ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے آغازِ کار کے حصّے کے طور پر اس ورکشاپ کو بھی عالمی ادارہ محنت کی جانب سے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی صحت، تحفظ اور وقار کی عالمی حمایت کی سرگرمیوں کے حصّہ کے طور پرکیا گیا۔

اس ورکشاپ کو تین موضوعاتی سوالات کے گرد منظم کیا گیاتھا۔ بھرپور گفت وشنید کےسلسلے میں دیگر ممالک کے شراکتداروں کو پیش کی جانے والے خلاصہ رپورٹ مرتب کرنے سے قبل، شراکتداروں کی جانب سے قومی گروپ کی گفت وشنید میں ان سوالات پر بات چیت کی گئی۔

ورکشاپ کا دائرہ کار اور مقاصد

استعداد میں اضافہ کرنے والی اس ورکشاپ کا مقصد صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حالاتِ کار کو بہتر بنانے اور سماجی مکالمہ میں ان کی شراکتداری کو یقینی بنانے کے لیے کام کی دنیا میں موجودشراکتداروں کو قومی یا ذیلی علاقائی پالیسی/حکمتِ عملی کی جانب کام کرنے کے سلسلے میں باہمی تعامل کو مضبوط بنانا اور مشترکہ عمل کے لیے مہمیز فراہم کرنا ہے۔

اس ورکشاپ میں "صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں" سے مراد ایسے محنت کش ہیں جو ٹوائلٹ صاف کرنے یا سیپٹک گڑھے اور ٹینک صاف کرنے، گندے پانی کی نکاسی کی نالیوں اور مین ہول کوکھولنے اور صاف کرنے اور فضلاتی کچرہ ایک سے دوسرے جگہ منتقل کرنے اورنکاسی اور ٹریٹمنٹ پلانٹ میں کام کرتے ہیں۔عالمی ادارہ محنت نے اس موضوع پر پس منظر کا ایک نوٹ شایع کر چکی ہے۔

دن 1: 11 اکتوبر 2021

افتتاحی سیشن

جنیوا میں عالمی ادارہ محنت کے سیکٹوریل پالیسیز ڈپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر **محترمہ الیتے وین لور** نے شرکاء کا خیرمقدم کیا اور صفائی کا کام کرنےوالے محنت کشوں کی جانب سے معاشرےمیں اہم عوامی خدمت انجام دیئے جانے کے کلیدی کردار کو اجاگر کیا۔تاہم ان کو باوقار کا م کے سلسلے میں کئی طرح کے چیلنجز درپیش ہیں ، جن میں زخمی ہونا یا بیمار پڑنا، ہلاکتیں، سماجی دھتکار، امتیازی سلوک اور مجموعی طور پر ناکافی اور غیرمحفوظ حالاتِ کار بڑے مسائل ہیں۔انہوں نے سماجی شراکتداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی قابلِ افسوس صورتحال پر توجہ دیں اور ساتھ ہی انہوں نے شعبہ میں باوقار کام کو فروغ دینے کے سلسلے میں ٹھوس کوششوں کا بھی مطالبہ کیا۔ان کا کہنا تھا کہ کووڈ-19 کی عالمی وبا کے باعث محنت کی منڈی میں پہلے سے موجود نقائص مزید ابھر کر سامنے آئے ہیں اور یہ کہ کووڈ-19 کی عالمی کے باعث پیدا ہونے والے چیلنجز کو بہترانداز میں سمجھنے اور ان کا ردِ عمل دینے کے لیے عالمی ادارہ محنت اپنے شراکتداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو ایک طویل مدت سے کئی طرح کے چیلنجز کا سامنا تھا، تاہم ان مسائل پر صرف حالیہ برسوں میں ہی توجہ دی گئی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ عالمی ادارہ محنت کو فخر ہے کہ اس نے عالمی ادارہ صحت ، عالمی بینک ، واٹر ایڈ اور نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن(SNV) کے ساتھ مل کر 2019میں کی گئی ابتدائی تشخیص میں حصّہ لیا تھا۔

عالمی ادارہ محنت کی باوقار کام کی ٹیم (DWT) نئی دہلی کی ڈائریکٹر محترمہ **دگمار والٹر** نے معاشروں میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی جانب سے انجام دی جانے والی اہم عوامی خدمات کے کردار کو تسلیم کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان لوگوں نے ہی صفائی کی خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھا ہوا ہے۔تاہم اگر جنوبی ایشا کے تناظر میں دیکھا جائے تو صفائی کا کام کرنے والے بہت سے محنت کشوں کو موزوں سازوسامان اور حفاظتی سامان کے بغیر کئی طرح کے خطرات میں اپنا کام انجام دینا پڑتا ہے۔اس طرح نہ صرف وہ شدید زخمی ہوتے یا بیمار پڑتے ہیں بلکہ ان کو موت بھی واقع ہوتی ہے۔اس کے علاوہ صفائی کا کام کرنے والوں کو جس معاشرتی دھتکار کا سامنا ہوتاہے اس کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ان کی خدمات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) 6 اور 8 میں بھی ان کا کردار اہم ہے ، تاہم پھر بھی خطے میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی فلاح وبہبود کے حوالے سے سنجیدہ قسم کے خدشات پائے جاتے ہی۔جیسا کہ جنوبی ایشیا کےممالک کے ملازمت اور افرادی قوت کے سروے میں موجود ڈیٹا میں دیکھا جاسکتاہے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو بہت بڑے پیمانے پر معاشی عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑتاہے اور اس کا سب سے بڑا سبب ان کی ملازمت کی غیر رسمی نوعیت ہے۔ صفائی کرنے والے اکثر محنت کشوں کو کسی قسم کاسماجی تحفظ حاصل نہیں تھا۔ جنوبی ایشیا کے زیادہ تر ممالک کی حکومتوں نے صفائی کا کام کرنے والےمحنت کشوں کے اس مسئلہ کو تسلیم کیا تھا اور صحت کے خطرات اور سماجی دھتکار وغیرہ سے ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قوانین اور پالیسیاں وضع کی گئیں تھیں۔جنوبی ایشیا کے زیادہ تر ممالک نے ہاتھوں سے خشک بیت الخلا صاف کرنے، گندے پانی کے گڑھوں سے پانی نکالنے،گندے پانی کی نکاسی کی نالیاں صاف کرنے اور اس طرح کے دیگر کاموں کو ہاتھوں سے انجام دینے کو قانونی یا انتظامی طور پر ممنوع قرار دے دیا ہے ، تاہم اس کے باوجود آج بھی غلاظت کو ہاتھوں سے صاف کیا جاتاہے۔بھارت میں حکومت نے سونچ بھارت مِشن شروع کیا، جس کا مقصد بھارت میں کھلےعام انسانی فضلہ کرنے کو روکنا، صفائی ستھرائی اور جراثیم سے پاک کرنا تھا۔ ہاتھوں سے صفائی کا کام انجام دینے والے محنت کشوں کی بحالی، سماجی تحفظ اور روزگار کے لیے کام کرنےکا اختیار وزارتِ سماجی انصاف و بااختیار بنانے کو سونپا گیا ہے۔اسی طرح سے زیادہ تر جنوبی ایشیا کے ممالک میں قانونی ڈھانچے بنائے گئے ہیں۔

اس میں سب سے بڑا چیلنج ان اسباب کو سمجھنا تھا جن کے باعث آج بھی ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے کا مضرِصحت کام موجود تھاکام کرنے کے طریقہ کار کو تبدیل کرنے اور خطرناک اور مضرِ صحت حالاتِ کار کے خاتمے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت تھی۔صرف مشینی طریقہ کار کی جانب منتقلی پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے ، اوّلین ترجیح صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کی زندگیوں اور ان کے روزگار کو تحفظ فراہم کرنا اور ان کو محفوظ اور صحت بخش حالاتِ کار فراہم کرنا ہے۔

انہوں نے توقع کا اظہار کیا کہ شرکاءکی *انسانوں پر مرکوز بحالی کے عمل کاعالمی مطالبہ* اور *عالمی ادارہ محنت کے مستقبل کے کام کی صدسالہ قرارداد* سے حوصلہ افزائی ہوگی، جن میں انسانی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری، کام کے اداروں میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور باوقار اور پائیدار کام میں سرمایہ کاری کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔

پس منظر کے نوٹ کی پریزینٹیشن

پس منظر کے اس نوٹ میں باوقار کام کے تناظر سےجنوبی ایشیا (افغانستان، بنگلادیش، بھارت، مالدیپ، پاکستان اور سری لنکا) میں صفائی کرنے والے محنت کشوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔اس دستاویز کی تعریف کے مطابق صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں میں وہ لوگ شامل ہیں جو سیپٹک گڑھے اور ٹینک صاف کرتے ہیں، فضلہ اٹھاتے ہیں،گندے پانی کی نکاسی کی نالیوں کی دیکھ بھال اور ٹریٹمنٹ پلانٹ میں کام کرتے ہیں۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے باوقار کام کو درپیش چیلنجوں کے حل کے حوالے سے عالمی ادارہ محنت کی متعلقہ قانونی دستاویزات کا خلاصہ بھی اس نوٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

اس دستاویز میں پایا گیا کہ محنت کشوں کی مجموعی تعداد میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی شرح فی صد نسبتاً کم ہے۔بعض ممالک میں اس بات کا امکان زیادہ ہوتاہے کہ وہاں ہاتھوں سے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی عمریں 60 برس کے لگ بھگ ہوتی ہیں ، تاہم خواتین کی شرکت ہر ملک میں مختلف تھی۔

رسمی طور پر ملازم رکھے گئےمستقل صفائی کرنے والے محنت کش جو اُجرتیں وصول کرتے ہیں وہ ایک غیر رسمی محنت کش کی اُجرت سے تین گنا سے بھی زیادہ ہوتی ہیں؛ لہٰذاغیررسمی محنت کش کو نہ صرف یہ کہ کم ادائیگی کی جاتی ہے بلکہ اس کے استحصال کا امکان بھی زیادہ ہوتاہے۔

ہاتھوں سےگندے گڑھوں کو صاف کرنے والوں کی جانب سے ذاتی حفاظتی سازوسامان استعمال نہ کرنے کا ایک سبب شاید یہ ہے کہ ان کے پاس یہ سامان خرید کرنے کے لیے وسائل دستیاب نہیں ہوتے، یاپھر حفاظتی سامان پہن کرکام کرنے میں دقت ہوتی ہے، یا پھر گڑھے صاف کرنے والوں کو اس حفاظتی سامان کی افادیت کاعلم نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہاتھوں سے گڑھے صاف کرنے والوں کو انسانی فضلہ ، یا پھر بیت الخلا کے گڑھوں میں پائی جانے والی دیگر چیزوں مثلاً صفائی کے لیے استعمال ہونے والی مصنوعات، تیز دھار چیزوں اور دیگر اس طرح کی چیزوں کا براہِ راست سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس سے وہ زخمی ہوجاتے ہیں یابیمار پڑ جاتے ہیں۔ کٹ لگنے یا کھرونچ آنے سے انفیکشن ہوجاتاہے اور انسانی فضلہ سے کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جراثیم کے باعث انفیکشن ہوجاتاہے ، جِلد اور سانس کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔

دستاویز میں پایا گیا کہ سرکاری اور نجی شعبہ دونوں میں غیررسمیت کی صورتحال اس طرح تھی کہ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے پاس نہ تو ملازمت کے معاہدے تھے اور نہ ہی ان کو کسی قسم کا سماجی تحفظ حاصل تھا۔سرکاری شعبہ کے مقابلہ میں نجی شعبہ میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی تعداد زیادہ تھی، تاہم سرکاری ملازمین کو بھی پوری طرح سماجی تحفظ حاصل نہیں تھا۔ نچلی ذات کے صفائی کرنے والےمحنت کش صفائی کاکام چھوڑ کر کوئی دوسرا متبادل روزگار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں مخالفت کا سامناکرنا پڑتا ہے۔اپنا ذاتی کام کرنے والے کچھ صفائی کے محنت کشوں نے بتایا ہے کہ ان کو بڑے پیمانے پر توہین آمیز رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مثال کے طور پر اگر انہوں نے چائے کا اسٹال لگایا یا آٹورکشا چلانے کی کوشش کی تو اونچی ذات والوں کی جانب سے بائیکاٹ کے باعث ان کا کاروباربند ہوجاتا ہے۔ لوگ جب ان کو پیسے ادا کرتے ہیں تو اس خوف سے کہ کہیں اچھوت ان کو چھو نہ جائیں وہ پیسے زمین پر رکھ دیتے ہیں۔ ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ جن میں بعض اونچی ذات کے گھرانوں نے صفائی کرنے والےپیاسے محنت کشوں کو پانی تک دینے سے انکار کردیا۔ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے خلاف امتیازی سلوک کی جزوی وجہ معاشرتی اور مذہبی تصورات تھے۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی زیادہ تر تعداد ملک میں موجوداکثریتی مذہب سے تعلق رکھنے والوں سےتھی، مثال کے طور پر بھارت اور نیپال میں ہندوں ہیں، بنگلادیش اور افغانستان میں مسلمان ہیں اور سری لنکا میں بدھ مت تھے۔بعض ممالک میں ذات پات اور مذہب کا اتصال بہت عام تھا۔ مثال کے طور پر بھارت، پاکستان، بنگلادیش اور نیپال میں ہندؤں کی نچلی ذات سے تعلق رکھنے والے سابق اچھوت جنہوں نے بعد میں عیسائیت،سکھ مت، بدھ مت اور اسلام قبول کرلیا تھا، کی ایک بڑی تعداد ہاتھوں سے صفائی کا کام انجام دیتی ہے۔تعلیمی پس منظر کے لحاظ سے صفائی کا کام انجام دینے والے محنت کشوں کی تعداد میں فرق ہے۔

خطے کے اکثر ممالک نےعالمی ادارہ محنت کے آٹھ بنیادی مؤتمر کی توثیق کر رکھی ہے۔ جبکہ دیگر کئی ممالک نے اس ورکشاپ سے متعلق دیگر مؤتمر کی توثیق نہیں کی تھی ، تاہم انہوں نے عمومی اطلاق والے قوانین کو اپنایا تھا۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی جانب عدم توجہی سب سے بڑا چیلنج رہی۔

بھارت نے وابستگی کی آزادی اور منظم ہونے کے حق کی آزادی کا مؤتمر،1948 (نمبر87)اور منظم ہونے کے حق اور اجتماعی سودہ کاری کا مؤتمر، 1949 (نمبر 98)کی نہ تو توثیق کی اور نہ ہی ان کے حوالے سے کوئی قانون وضع کیا۔ افغانستان نے جبری مشقت، شراکتداری کی آزادی اور منظم ہونے کے حق کے حوالے سے قوانین کو اپنایا تاہم اس نے جبری مشقت مؤتمر ، 1930 (نمبر29) وابستگی کی آزادی اور منظم ہونے کے حق کی آزادی کا مؤتمر،1948 (نمبر87)اور منظم ہونے کے حق اور اجتماعی سودہ کاری کا مؤتمر، 1949 (نمبر 98) کی توثیق نہیں کی ہے۔ بنگلادیش نے کم ازکم اجرت کے حوالے سے قوانین تو اپنایا تاہم کم ازکم عمر مؤتمر 1978 (نمبر 138)کی توثیق نہیں کی اور بچوں سے لی جانے والی بدترین جبری مشقت مؤتمر ،1999 (نمبر 182) کی توثیق کرنے کے باوجود اس کو ملکی سطح پر نہیں اپنایا ۔مالدیپ نے وابستگی کی آزادی اور منظم ہونے کے حق کی آزادی کا مؤتمر،1948 (نمبر87)اور منظم ہونے کے

حق اور اجتماعی سودہ کاری کا مؤتمر، 1949 (نمبر 98) دونوں کو ملکی سطح پر نہیں اپنا یا ہے۔نیپال نے وابستگی کی آزادی اور منظم ہونے کے حق کی آزادی کا مؤتمر،1948 (نمبر87)کی توثیق کی تھی۔

موضوعِ سوال: چیلنج کا مقابلہ

صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش بڑے خطرات کیا ہیں،ان خطرات سے نمٹنے کے سلسلے میں شرکا ء کودرپیش بڑے چیلنجز اور مواقعے کیا ہیں، اور صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حوالے سے پائی جانے والی معلومات میں کون سی کمی ہے؟

پینل کی گفت وشنید: صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیےآغازِ کار

صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے آغازِ کار کے چیف ٹیکنیکل ایڈوائیزر نے عالمی ادارہ محنت ، عالمی ادارہ صحت اور بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیموں مثلاً واٹر ایڈ اور نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن(SNV) کی جانب سے آغازِکار کے کام کے حوالے سے پریزینٹیشن پیش کی۔ آغازِ کار نے 2019 میں ایک ابتدائی تشخیص کی تھی جس کے باعث *صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی صحت، تحفظ اور وقار کی عالمی حمایت* کوتین مقاصد کے ساتھ ابھرنے کا موقع ملا:

a) سیاسی ترجیحات:ملکی اور مقامی سطح پر حکومت اور سول سوسائٹی کے ایجنڈا میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حقوق کی شمولیت کی حمایت کرنا۔
b) واش اور محنت کے شعبہ پر اثرانداز ہونا: واش شعبہ میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حقوق کو شامل کرنا اور پروگراموں اور محنت کے شعبہ میں آغازِ کار کا اطلاق اور نگرانی ۔
c) معلومات کی قلت کو پورا کرنا: معلومات کی قلت کو پوراکرنے کے لیے تحقیقات کے آغازِ کار اور مصنوعات کی معاونت۔

آغازِ کار کی 14 سرگرمیاں تھیں، جن میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے بارے میں جنوبی ایشیا کا ورکشاپ؛ ملکی اور عالمی عزائم؛صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی تنظیموں/نیٹ ورک کو مضبوط بنانا؛شہری صفائی کے منصوبوں میں عالمی بینک کی سرمایہ کاری؛تقاریب میں معلومات کو پھیلانا؛ مواد کی تیاری اور اس کو پھیلانا؛غیررسمی صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی شمولیت کی حمایت کرنا؛تحقیقاتی ایجنڈا تیار کرنا؛تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا؛طریقہ کار، رہنمااصول اور مقامی قوانین کا جائزہ لینا؛تکنیکی اختراعات کا جائزہ لینا؛ڈیٹا جمع کرنے کی چیک لسٹس؛ تعینِ مقدار اور صحت کے شواہد؛ اور ایک آن لائن پلیٹ فارم بنانا۔آغازِ کار میں جو کلیدی تازہ کاریاں ہیں ان میں سرگرمیوں کے اطلاق میں ہونے والی پیش رفت؛صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے مسائل کے حوالے سے تحقیقاتی ایجنڈا کی تیاری؛ اور ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہیں۔مثال کے طور پر آغازِ کار نے تنزانیہ،کینیا، زیمبیا،برکینافاسو،نائجیریا، بھارت، بنگلادیش اور نیپال میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی جانب سے تشکیل دی گئی تنظیموں (یونینز،کوآپریٹوز اور ایسوسیئشنس وغیرہ)اور صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے ساتھ قریبی طور پر مل کر پہلے سے کام کرنے والے تنظیموں میں دلچسپی کا اظہار کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

اس آغازِ کار سے عالمی ادارہ محنت کے رائے دہندوں کو کس طرح فائدہ ہوگا اور عالمی ادارہ محنت کے رائے دہندے آغازِ کارکے کام کو کس طرح سے معاونت حاصل ہوگی؟

واٹرایڈ کا مشاہد تھا کہ اکثرممالک ، مقامی انتظامیہ کو ملازمت کے حوالے سے شعبہ کی سائز کے بارے میں کوئی تفہیم نہیں تھی۔معلومات کے فقدان کے حجم سے اس بات کا اندازہ ہوتا تھا کہ اس شعبہ کو کس حد تک نظرانداز کیا گیا ہے۔آغازِ کار معلومات میں پائی جانے والی اس قلت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اس سے نہ صرف یہ کہ آجروں کو محنت کشوں کے خدشات سمجھنے اور محنت کشوں کو منظم ہونے میں مدد کرنے میں مدد ملے گی ، بلکہ اس سے شعبہ کے حوالے سے شواہد کی بنیاد پر قوانین اور پالیسیاں مرتب کرنے میں مقامی انتظامیہ کو بھی مدد ملے گی۔محنت کشوں کے ساتھ مل کر کام کرنے والی مقامی انتظامیہ اپنے اپنے قومی ایجنڈا میں موضوع کو شامل کرنے بہتر پوزیشن میں تھیں۔

صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حوالے سے شواہد اور تحقیق کے ذخیرہ کے طور پر عالمی بینک ایک آن لائن پلیٹ فارم تیار کر رہا تھا۔پلیٹ فارم ایک گفت وشنید کا فورم بھی تھا۔ذخیرہ کے طورپلیٹ فارم میں صفائی کے کام کے حوالے سے سود مند معلومات جمع کروانے کے لیے پلیٹ فارم سب کے لیے کھلا ہوا تھا۔مختلف مقامات بشمول ذخیرہ میں بہتر طریقہ کار کی رہنمااصول تیار کرنے کے لیے عالمی بینک نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن(SNV)کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔دیگر آغازِ کار پیشہ ورانہ صحت ، تحفظ اور محنت کشوں کے وقار کے حوالے سے تکنیکی اختراعات ؛ محنت کشوں کی معاونت کے سلسلے میں مقامی قوانین ،رہنااصول اور طریقہ کار ؛ اور صحت کے شواہد کے بارے میں تھیں۔

نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن (SNV)نے بھی صفائی کے کام میں بڑے پیمانے پر پائے جانے والے ڈیٹا کی قلت پر اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا۔آغازِ کار مختلف طرح کی ابھرتی ہوئی نئی ٹیکنالاجی کو مرتب کر رہاتھا۔اس کے علاوہ وہ ان پیشہ ورانہ خطرات کی نشاندہی بھی کر رہا تھا جن کو کم کرنے کےلیے ان ٹیکنالاجیز کو استعمال کیا جاسکتاہے۔حوصلہ افزائی

گزشتہ پانچ برسوں سے صفائی کا کام کرنے والے (SNV) کرنے اور نیٹ ورکنگ کے محاذ پر نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن محنت کشوں کی میٹنگز کی میزبانی کر رہا ہے۔

پینل کی گفت وشنید میں شرکت کرنے والی سیلف امپلائڈ وومن ایسو سیئشن (SEWA) کی نمائندوں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے بارے میں حال ہی میں بڑھائی گئی آگاہی کا خیرمقدم کیاصفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے وقار کے بارے میں بات کرتے ہوئے ان کا کہناتھاکہ یہ جو تصور ہے کہ "مین ہول میں محنت کشوں کو لگاؤ" اس کو تبدیل ہونا چاہیئے۔ اختراعات اور ٹیکنالاجی کے اس عظیم دور میں ہاتھ سے غلاظت صاف کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ ماحولیاتی تبدیلی کو کم کرنے میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کاکردار اہم ہے، تاہم اس میں بھی ان ملازمین کی تعداد زیادہ تھی جن کو بغیر مراعات اور سماجی تحفظ کےٹھیکے پر رکھا گیا تھا۔ امپلائڈ وومن ایسو سیئشن (SEWA) نے مشورہ دیا کہ ہاتھ سے غلاظت صاف کرنے والوں کی جگہ پر روبوٹ استعمال کرنے کے امکانات کے سلسلے میں ایک پائلیٹ پروجیکٹ شروع کیا جائے۔

صفائی کے کام کی مخصوص نوعیت کے لحاظ سے ذاتی حفاظتی سامان کو ڈزائن کیا جائے اور ان میں آکسیجن ماسک لازمی طور پر لگایاگیا ہو۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی آئندہ نسل پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر مالی مشکلات یا اسکول میں اپنے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک کے باعث صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے بچے اسکول جانے محروم رہتے ہیں۔ان بچوں کی اگر مہارتیں بہتر بنائی جائیں تو لیبرمنڈی میں ان کی شمولیت میں اضافہ کیا جاسکتاہے۔شہروں کے پھیلاؤ اور انسانی آبادی میں اضافے کے باعث نظام کی تبدیلی،قصبوں اور شہروں مؤثر منصوبہ بندی پر زور دیا جائے اور ٹیکنالاجی کو اس طرح سے ڈزائن کیا جائے کہ اس سے صفائی کے کام میں معاونت ملے۔

قومی گفت وشنید کا خلاصہ

بھارت

شرکاء کا مشاہدہ تھاکہ بھارت میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو جن بنیادی مسائل کا سامنا ہے وہ تاریخی ہیں اور مختصر طور پر ان کوتین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتاہے:

i. مسئلہ کو اپنا سمجھنا: صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش مسائل کو کون اپنا سمجھتا ہے؟یہ مرکزی (وفاقی حکومت) سطح کا مسئلہ ہے یا ریاستی سطح کا؟شرکاء کا کہنا تھا کہ یہ ریاستی معاملہ ہے۔بھارت میں مرکز کی جانب سے پالیسی اور قوانین مرتب کئے جاتے ہیں ، تاہم ان کا نفاذ ریاستی سطح پر کیا جاتاہے۔ اس میں سب سے بڑا چیلنج ہر ریاست کی جانب سے پالیسیوں اور قوانین کی تعریف اور نفاذ کا اپنا الگ الگ طریقہ کار ہے۔
ii. پائیداری: صفائی کا کام انجام دینے والے محنت کشوں کو جوچیلنج درپیش ہیں ان میں قلیل مدتی اور طویلی مدتی طور پر باوقار کام کو فروغ دینے کے لیے ان مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنے کی ضرورت پر غور کیا جانا چاہیئے۔مختلف اعدادوشمار یہ دکھاتے ہیں کہ ہر تیسرے سے پانچوے دن کوئی نہ کوئی صفائی کاکام کرنے والا محنت کش ہلاک ہوجاتاہے: اس سے قلیل مدتی فوائد کی جانب کام کرنے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہےاور یہ بھی کوشش کی جائے کہ ہر ملک طویل مدتی پائیدار حل تلاش کرنے کی کوشش کرے۔
iii. وقت کی حد بندی: پائیداری اور قلیل مدتی فوائد سے جڑے ہونے کے باعث وقت کی حدبندی قلیل مدتی اور طویل مدتی حکمت ِعملیوں سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ذاتی تحفظ فراہم کرنے والے سازوسامان کی فراہمی کے مسائل کو مستقبل قریب میں حل کیا جانا چاہیئے۔

شرکاء نے تین بڑے مسائل اٹھائے:

i. صفائی کا کام کرنے والے محنت کش بھارت میں سماجی اور معاشی طور ذات پات کے نظام میں سب سے نچلی سطح پرآتے ہیں۔ تاریخی طور پران کو یہی باور کروایا گیا ہے کہ ان کا اصل کام صفائی کرنا ہی ہے۔بڑاچیلنج خود ان محنت کشوں کے ذہنوں کو تبدیل کرنااور ان کو یہ سمجھانا ہے کہ وہ آئینی طور پر دستیاب روزگار کے مواقعوں سے فائدہ اٹھائیں ۔
ii. بھارت میں صفائی کے کام میں گندے پانی کے گڑھوں کو صاف کرنا،صفائی کرنا اور غلاظت کو ایک سے دوسرے جگہ منتقل کرنے کا کام شامل ہے، لیکن ٹریٹمنٹ اس میں شامل نہیں ہے۔لہٰذا، صفائی کے کام کے ایک بڑے حصّہ کو مشینوں کے ذریعے کیا جانا چاہیئے۔صفائی کے کام کو مشینو ں پر کرنے کے لیے محنت کشوں کو نئی مہارتیں سکھائی جائیں اور ان کو دیگر ملازمتوں پر منتقل کیا جائے۔
iii. صفائی کے درست طریقہ کار کے نفاذ کا احتساب: مسئلہ کو اپنا سمجھنے کا مسئلہ،اگر یہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے کہ یہ مسئلہ کس کا ہے تو اس سےاس سوال کو حل کرنے میں مدد مل جائے گی کہ شعبہ میں پائی جانے والی باوقار کام کی قلت کا اصل ذمہ دار کون ہے۔

بنگلادیش

بنگلادیش میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش چلینجز م میں جوچیزیں شامل ہیں:

i. مشینوں کے استعمال کی کمی-صفائی کا کام کرنے والے محنت کش اپنا کام ہاتھوں سے انجام دیتے ہیں۔
ii. جسمانی طور پر زخمی یا بیمارپڑنے اور حتیٰ کہ ہلاک ہونے کا خطرہ۔
iii. ذہریلی گیسوں کی موجودگی اور صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو ان کا سامنا۔
iv. ایسی جگہوں پر کام کرنا جو بند ہیں اور وہاں سے ہوا کا گزر بہت کم ہوتاہے۔

بنگلادیش میں صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کو جن خطرات کا سامنا ہے ان سے نمٹنے کے لیے بنگلادیش کے شرکاء کوجو چیلنجز درپیش ہیں:

i. ملکی محنت قوانین میں شمولیت کا فقدان
ii. تعلیم تک محدود رسائی
iii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں میں تعلیم کی بلند سطح
iv. سماجی تحفظ کی کمی
v. سماجی دھتکار
vi. صفائی کاکام کرنے والوں کا بہت زیادہ غربت کا شکار ہونا

ان میدانوں میں معلومات کا فقدان ہے :

i. ملازمت کی سطح اور خدمت کی صورتحال کے بارے میں موزوں ڈیٹا کی قلت
ii. کام پر پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے حوالے سے رہنما اصولوں کا نہ ہونا
iii. شعبہ میں تربیت اور مہارتوں کی قلت

نیپال

شرکاء نے نیپال میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کومندرجہ ذیل درپیش خطرات کی نشاندہی کی :

i. غیررسمیت
ii. امتیازی سلوک
iii. سماجی تحفظ کی کمی
iv. سماجی دھتکار

صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کو جن خطرات کا سامنا ہے ان سے نمٹنے کے لیے شرکاء کوجو چیلنجز درپیش ہیں:

i. صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کو تحفظ فراہم کرنے والے قوانین کی قلت
ii. صفائی کاکام کرنے والوں کا بہت زیادہ غربت کا شکار ہونا
iii. کم ازکم اجرت کے تحفظ سے محرومی
iv. شعبہ کی غیررسمیت اور یونین میں شمولیت کے خوف سے ملازمت کے چلے جانے کے باعث یونین میں نمائندگی کی کمی

نیپال میں معلومات ،ملازمت اور حالاتِ کار کے ڈیٹا میں فقدان پایاجاتاہے ۔ شعبہ کو رسمی بنانے سے صفائی کرنے والے محنت کشوں کے حالاتِ کار کو بہتر بنایا جاسکتاہے۔

پاکستان

پاکستان میں صفائی کرنے والے محنت کش:

i. ان کو کم ازکم اجرتو ں سے بھی کم ادا کیا جاتاہے
ii. یہ کانٹیکٹ پر رکھے جانے والے محنت کش ہوتے ہیں اور ان کا استحصال کیا جاتاہے
iii. بغیر حفاظتی سامان کے کام کرتے ہیں
iv. ذہریلی گیسوں کے باعث کام کے دوران ہلاک ہوجاتے ہیں
v. ان کے پاس سماجی تحفظ کی کمی ہے
vi. کام کی جگہ پر ہونےوالی بیماری یا زخمی ہونے کی صورت ہرجانہ ادا کئے جانے کی کمی ہے

خطرات میں جو دیگر چیزیں شامل ہیں ان میں شعبہ کا بہت زیادہ غیررسمی ہونا بھی ہےشراکت داروں نے جن مواقعوں کی نشاندہی کی ان میں پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے حوالے سے موجود مؤتمر کی توثیق اور صفائی کا کام کرنے والے محنت

کشوں کو پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی تربیت کی عدم موجودگی بھی شامل تھیں۔ انہوں نے شعبہ کو رسمی بنائے جانے پر زور دیا اور ساتھ ہی انہوں نے جدید ٹیکنالاجیز کو اپنانے اور ان کے اطلاق کے ذریعے مشینوں کے استعمال پر بھی زور دیا۔

شرکا ء نے ڈیٹا کی قلت کی نشاندہی کی اورمعلومات کے فقدان کو کم کرنے کے لیے ہاتھ سے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو بعض میدانوں میں تر بیت فراہم کرنے پر زور دیا۔

مالدیپ

مالدیپ میں صفائی کا کام صرف غیرملکی اور بغیر دستاویز والے مہاجرین کرتے ہیں اور اس میں بھی مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔اپنی ہجرت کی کیفیت کے باعث ان کو اکثر مقامی افراد کی جانب سے غیرملکی ہونے پر حملوں کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے۔عام طور پر ان کو کم ازکم اجرت سے بھی کم ادائیگی کی جاتی ہے اور ان کی ملازمت زیادہ تر غیر رسمی ہوتی ہے ۔ان کے پاس سماجی تحفظ اور ان کے کام کو منظم بنانے کے حوالے سے حکومتی نظام اور قوانین کا بھی فقدان ہے۔

مالدیپ میں صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کو جن خطرات کا سامنا ہے ان سے نمٹنے کے لیے شرکا ءکوجو چیلنجز درپیش ہیں:

i. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے پاس ہجرت کے موزوں دستاویزات کی کمی
ii. ہدف کردہ حکومتی نظام کی کمی
iii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو تحفظ فراہم کرنے والے قوانین کی کمی

صفائی کے کام میں باوقار کام کو فروغ دینے کے لیے جو مواقعے موجود ہیں ان میں شعبہ کی رسمیت،موزوں حکومتی نظام کا قیام،صفائی کرنے والے محنت کشوں کو پوری طرح تسلیم کرنے اور معاشرے میں ان کو ضم کرنے کے لیےبغیر دستاویزت والے مہاجرین کو دستاویزات کی فراہمی اور نگرانی کے نظام کو بہتر بنانا شامل ہےشرکاء نے حکومتِ مالدیپ پر زور دیا کہ وہ صفائی کے شعبہ میں کام کرنے والے مہاجر محنت کشوں کے حقوق کو فروغ دینے کے لیے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کو فروغ دینےوالی بنیادی ساخت کا مؤتمر ،2006 (نمبر 187)، پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کا مؤتمر ،1981 (نمبر 155) مہاجر محنت کش (ضمنی دفعات) مؤتمر ،1975 (نمبر 143) اور ہجرت برائے ملازمت مؤتمر (نظرثانی شدہ)، 1949 (نمبر 97) کی توثیق کرے اور ملکی سطح پر ان کو اپنائے۔

ملازمت کی سطح ، صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی تعلیم اور تربیت کی سطح اور حالاتِ کار کو سمجھنے کے حوالے سے معلومات کی قلت ایک بڑا چیلنج تھا۔ان کا مشورہ تھا کہ معلومات کی قلت کو کم کرنے کے لیے آگاہی کے پروگرام اور نگرانی کے عمل کی مضبوطی اور معائنے کے طریقہ کار سے مدد مل سکتی ہے۔

گفت وشنید

پورے خطے میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی حالت اس لحاظ سے یکساں تھے کہ ان تمام کو بیمار پڑنے یا زخمی ہونے، سماجی دھتکار اور علیحدگی ، ناخواندگی اور غربت کے خطرات جیسے چیلنجز کا ایک جیسا سامناتھا۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے باوقار کام کی وکالت کی اہمیت بہت زیادہ تھی ۔ یہ محنت کش انتہائی اہم سماجی خدمت انجام دیتے ہیں، تاہم ان کو کم از کم اجرت بھی نہیں دی جاتی اور سماجی تحفظ بھی فراہم نہیں کیا جاتا۔صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی ضروریات اور مفادات کا مؤثر انداز میں ردِ عمل دینے کے لیے حکومت کی جانب سے ان کو اپنائے جانے اور طویل مدتی مالی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

نتیجتاً ذیلی علاقے میں شرکاء نے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش جن خطرات اور چیلنجز کا خلاصہ پیش کیا ان میں شامل ہیں:

i. غیر رسمیت
ii. ذاتی تحفظ کے سازوسامان (PPE) کی قلت
iii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے کام کو تسلیم کئے جانے میں کمی
iv. موزوں ملکی قوانین اور ان کے نفاذمیں کمی
v. جسمانی طور پر زخمی ہونا یا بیمار پڑ جانا
vi. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے متبادل روزگار کی قلت
vii. افرادی قوت میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی عدم موجودگی
viii. سماجی تحفظ کی قلت
ix. بہت زیادہ غربت اور ناخواندگی
x. سماجی دھتکار اور امتیازی سلوک
xi. یونین کی نمائندگی کا فقدان

xii. مسئلہ کو اپنانے اور احتساب کا فقدان
xiii. مداخلتوں کی کمزور پائیداری

دن 2: 12 اکتوبر 2021

پینل کی گفت وشنید: عالمی ادارہ محنت کا تجربہ: عالمی ادارہ محنت نے کون سے بامقصد اورمفید تجربات سیکھے ہیں؟

عالمی ادارہ محنت کی باوقار کام کی ٹیم برائے جنوبی ایشیا (DWT) سے تعلق رکھنے والے بنیادی اصولوں اور حقوق کے ماہر نے عالمی ادارہ محنت کے عالمی کردار اور باوقار کام کو فروغ دینے میں اس کے معیاری دستاویزات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔انہوں نے عالمی ادارہ محنت کے بنیادی اصولوں اور کام کے حق کی قرارداد کے چار ستونوں اور اس کے ساتھ شعبہ کے مؤتمر کی موزوں نیت کو اجاگر کیا۔

i. بچوں سے لی جانے والی جبری مشقت: بچوں سے لی جانے والی جبری مشقت کا مؤثر خاتمہ
ii. جبری مشقت: لازمی مشقت یا جبری مشقت کی تمام صورتوں کا خاتمہ
iii. کام میں امتیازی سلوک:ملازمت اور پیشے کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا خاتمہ
iv. تنظیم سازی اور اجتماعی سودہ کاری کے حق کی آزادی

انہوں نے وضاحت کی کہ شعبہ کئی طرح کے امتیازی سلوک (مثلاً ذات پات، مذہب، جنس، امیگریشن کی حیثیت، نسل وغیرہ) سے بھرا ہوا ہے اور عالمی ادارہ محنت نے کام کی بنیاد پر امتیازی سلوک سے نمٹنے کے لیے بہت زیادہ کام کیا ہے۔امتیازی سلوک کا تعلق انسانی ترقی سے ہے اور امتیازی سلوک والے قوانین اس طرح سے بنائے جاتے ہیں کہ وہ لوگوں کے ایک مخصوص گروہ کو کسی مخصوص پیشے تک محدود کرکے رکھتے ہیں۔ لہٰذا اس طرح کے قوانین کو منسوخ ہونا چاہیئے اور انسانی وقار اور غیرامتیازی سلوک والے بین الاقوامی دستاویزات کے موافق ان کی تازہ کاری کی جائے۔

انہوں نے مزید کہا کہ عالمی ادارہ محنت نے جبری مشقت سے مقابلہ کرنے کے لیے بہت کچھ کیا ہے، جیسا کہ انڈیکیٹرز تشکیل دیئے ہیں اور آگاہی پھیلائی ہے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ بعض مخصوص پیشے جیساکہ ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے والے جبری مشقت کی قانونی تعریف کے زمرے میں نہیں آتے، تاہم معاشرتی ساخت اس پیشے کو ایک مختلف تناظر میں دیکھتی ہے۔مثال کے طور پر ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے والوں کو سماجی طورپر اپنے پیشے سے وابستہ رہنے پر مجبور کیا جاتاہے ، کیوں کہ ان کے پاس دوسرا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ ان کو محنت کی منڈی سے نکال دیا جاتاہے۔ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے والے جس سماجی تناظر کے تحت کام کرتے ہیں وہ جبری مشقت کے دو عناصر کو پوراکرتاہے: غیر رضاکاری اور سزا کا خوف۔ یہ کہا جاسکتاہے کہ ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے والوں کو ان کی سماجی حیثیت کے باعث اس پیشے میں رہنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ جب وہ کسی متبادل روزگار کے لیے کوشش کرتے ہیں تو ان کو امتیازی سلوک اور معاشرتی دھتکار کی صورت میں سزا دی جاتی ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ اس شعبہ میں بچوں سے لی جانے والی جبری مشقت بھی موجود ہے۔بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرکے متبادل مواقع فراہم نہیں کئے جاتے ، بلکہ ان کی تربیت اس طرح سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے والدین کے پیشے کو ہی اختیار کرتے ہیں۔ مشقت کے ذریعے کم عمری میں ہی بچوں کو ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے کے کام کاحصّہ بنا کر اس ذلت آمیز عمل کو دوام بخشا جاتاہے۔بچوں کو نفسیاتی اور جسمانی طور پر اس طرح باور کروایا جاتاہے کہ وہ ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے کو اپنا پیشہ اور قسمت سمجھ کر قبول کرلیتے ہیں۔ عالمی ادارہ محنت بچوں سے لی جانے والی جبری مشقت اور نسلوں پر محیط اس چکر کو توڑنے کے لیے کام کر رہی تھی۔

باوقار کام کی ٹیم (DWT) سے تعلق رکھنے والے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے ماہر اور محنت انسپیکشن نے صفائی کے کام میں موجود مختلف خطرات کو اجاگر کیا ۔ جن میں طبعی، حیاتیاتی،کیمیاوی ، فعلیات پیمائی کے علاوہ فلاح وبہبود کی سہولیات کی قلت، کام کے طویل اوقات اور تشدد اور ہراساں کئے جانے کے واقعات بھی شامل ہیں۔

ان کا کہنا تھا کہ کام کرنے کے طریقہ کار کو بنیاد سے ہی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں جو اقدامات لئے جائیں ان میں کام کرنے کے محفوظ طریقہ کار اور سیوریج صاف کرنے کے ایسے آلات جن کا استعمال کرنا آسان ہو شامل ہیں۔ اس کے علاوہ،محنت کشوں کو ذاتی تحفظ فراہم کرنے والے سازوسامان کی مفت فراہمی ، شراکتداری والی تربیت کے طریقہ کار کا استعمال اور موزوں سماجی تحفظ کے اقدار کا اطلاق بھی اس میں شامل ہیں۔انہوں نے فیکل سلج مینجمنٹ (FSM) یعنی فضلاتی گندگی کو سنبھالنےمیں موجود پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے اچھے طریقہ کار کو بھی اجاگر کیا ۔ ان میں خطرے کی نشاندہی،آگاہی پھیلانا، تربیت ، کیمیاوی مواد‌وں کا استعمال،پیشہ ورانہ حادثات کا ریکارڈ رکھنا اور مقامی حکومت کے ایجنڈا میں پیشہ ورانہ صحت اور تحفظ کی شمولیت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے شعبہ میں نئی ابھرنے والی ٹیکنالاجیز کا

بھی ذکر کیا جو صفائی کی محفوظ اور مؤثر خدمات کی فراہمی میں معاونت ثابت ہو رہی ہیں اور ہاتھوں سے کی جانے والی صفائی کی جگہ لے رہی ہیں۔

انہوں نے ملکی /ریاستی سطح پر پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے پروگراموں میں ترجیحی بنیادوں پر جن چیزوں کو شامل کرنے کی نشاندہی کی ، ان میں قوانین اور قواعد، نفاذ اور معائنہ، کام کی جگہ پر تحفظ اور صحت کی کمیٹیوں ، چھوٹے کاروباروں/غیررسمیت، اورحادثے/بیماری کے اطلاع کے نظام شامل ہیں۔ انہوں نے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے بارے میں عالمی ادارہ محنت کے مؤتمر کا حوالہ دیا جن میں خاص طور پر پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کا مؤتمر، 1981 (نمبر 155)، پیشہ ورانہ صحت کی خدمات کا مؤتمر، 1985 (نمبر 161)، اور پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کو فروغ دینےوالی بنیادی ساخت کا مؤتمر، 2006 (نمبر 187)حوالے کے بعض اہم دستاویزات ہیں۔

باوقار کام کی ٹیم کے امپلائر ایکٹیوٹیز یعنی آجر کی سرگرمیوں کے ماہر نے بتایا کہ آجروں کی کئی تنظیمیں صفائی کے شعبہ میں آجروں کے ساتھ شامل نہیں رہی ہیں۔اس بات پر اتفاقِ رائے تھا کہ شعبہ کو کئی طرح کے چیلنج درپیش تھےجن میں نظروں سے اوجھل رہنا،پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے چیلنج، سماجی دھتکاراور سماجی امتیاز شامل ہیں۔ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو جو مسائل درپیش ہیں وہ پے چیدہ اور بعض صورتوں میں تاریخی نوعیت کےہیں، ان کے کوئی فوری حل نہیں ہیں بلکہ ان کے لیے طویل مدتی پائیدار حل تلاش کرنے ہوں گے۔

ملکی قوانین کا اطلاق ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔مثال کے طور پر بھارت میں مخصوص قوانین کا اطلاق بہت کم ہوتا تھا اور بعض سماجی شراکتداروں (محنت کشوں اور آجروں کی تنظیمیں)ان کی موجودگی تک کا علم نہیں تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ غیررسمیت کامطلب صرف قانونی تحفظ کی عدم موجودگی نہیں ہے۔بعض ممالک کے پاس قوانین تو موجود تھے ، تاہم اس طرح کے قوانین کا فائدہ محنت کشوں کو نہیں ہو رہا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ موجودہ قوانین کے بارے میں محنت کشوں کو آگاہی فراہم کرنے کے لیے آگاہی مہم چلانا بہت زیادہ اہم ہے۔

عالمی ادارہ محنت (نئی دہلی-کو) سے تعلق رکھنے والے ورکر ایکٹی ویٹیز یعنی محنت کشوں کی سرگرمیوں کے ماہر نے زور دیا کہ صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو بااختیار بنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی آواز اٹھا پائیں، اپنی اجتماعی سودہ کاری کے حق کو تحفظ فراہم کر پائیں اور اپنے آپ کو تحفظ فراہم کرپائیں۔غیررسمیت، سماجی علیحدگی اور امتیازی سلوک کے باعث صفائی کے شعبہ میں ٹریڈ یونین اور محنت کشوں کی تنظیمیں تقریباً ناپید تھیں۔

موضوعِ سوال: اچھے طریقہ کار کی معاونت

ان خطرات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکومتوں اور سماجی شراکتداروں نے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟

قومی گفت وشنید کا خلاصہ

بھارت

بھارت سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے اتفاق کیا کہ ٹھیکے پر رکھے جانے والے محنت کشوں کو بھی صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کا درجہ دیا جائے اور یہ کہ نجکاری سے عدم تحفظ میں اضافہ ہوا ہےشرکاء نے تسلیم کیا کہ محنت کشوں کے حقوق اور باوقار کام کو فروغ دینے میں یونینز کی جانب سےکوششیں کی گئی ہیں ، کووِڈ- 19 کی عالمی وبا کے دوران محنت کشوں کی حالت خاص طور پر کھل کر سامنے آئی ہے۔ شعبہ کو رسمی بنانے کا بھی مطالبہ تھاکہ ٹریڈ یونینز باوقار کام کی مہم کی سرگرمیوں کا مسلسل حصّہ رہیں۔

بنگلادیش

حکومت کی جانب سے قانونی اصلاحات کی گئیں، جن میں واٹر سپلائے اینڈ سیوریج اتھارٹی ایکٹ 1996 بھی شامل تھا،جس میں سیوریج نظام کی تعمیر اور دیکھ بھال کو فروغ دیا گیاہے ؛سٹی کارپوریشن ایکٹ ، 2009 جس میں غلاظت کو سنبھالنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ 2017 میں مقامی حکومت نے ادارہ جاتی انضباطی بنیادی ساخت اپنائی جس میں بہتر صفائی کی خدمات فراہم کرنے کے لیے رہنما اصول فراہم کئے گئے ہیں۔

آجر شرکا ء کا کہنا تھا کہ صفائی کے شعبہ کے حوالے سے کوئی زیادہ ڈیٹا موجود نہیں تھا اور یہ کہ انہوں نے بھی اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔نتیجتاً اس شعبہ میں آجروں کی جانب سے کوئی فعال آغازِ کار نہیں تھے ، سوائے صفائی کی عمومی سرگرمیوں کے جن میں خاص طور پر ذاتی تحفظ کا سامان استعمال کرنا شامل ہے۔

بنگلادیش سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے اس شعبہ میں کم اُجرتوں کی بات کی اور حکومتوں پر زور دیا کہ وہ بنیادی اصولوں اور بنیادی حقوق کو صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں تک توسیع دیں۔حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ سماجی تحفظ بھی فراہم کریں اور قوانین اور قواعد میں اصلاحات کے لیے اقدامات اٹھائیں ، بلخصوص آؤٹ سورسنگ اور ٹھیکے پر کام کے حوالے سے۔

نیپال
نیپال میں محنت کشوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قانونی دفعات موجود ہیں ۔محنت معائنوں کے ذریعے محنت ایکٹ بھی باوقار کام کو فروغ دیتے ہیں ۔ملک نے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی پالیسی بھی مرتب کی ہے جس میں صفائی کے کام سمیت تمام شعبوں کو شامل کیا گیا ہے ، تاہم اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ بعض قوانین اور قواعد میں ترمیم کی جائے یا پھر صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش چیلنجز کا ردِ عمل دینے کے لیے ان کی تازہ کاری کی جائے۔

پاکستان
پاکستان میں فارماسوٹیکل صنعت ، بشمول اسپتالوں نےسخت اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پرسیجرز کے مطابق صفائی کے پروگرام تشکیل دیئے تھے۔صفائی کا کام کرنے والوں کو تیسرے فریق کی جانب سے اجرت پر رکھا جاتا ہے اور ان کو سماجی تحفظ فراہم کیا جاتاہے۔سرکاری شعبہ میں کام کرنے والے صفائی کرنے والے محنت کشوں نے اجتماعی سودہ کاری کے ذریعے اچھے معاہدے کئے ہیں اور اپنی یونینز کے ذریعے بہتر حالاتِ کار بشمول تحفظ اور صحت کے لیےمذاکرات بھی کئے گئے۔ رسمی شعبہ میں موجود آجروں نے صفائی کام کرنے والے محنت کشوں کو ذاتی تحفظ کا سازوسامان (PPE) اور پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے ہیں۔ محنت کشوں کو صحت اور تحفظ کے معاملات کے بارے میں بھی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔عالمی ادارہ محنت کو چاہیئے کہ وہ دیگر شراکتداروں سے مل کرمحنت کشوں اور بلخصوص صفائی کام کرنے والے محنت کشوں کے لے کام کرے۔

مالدیپ
مالدیپ میں آجر تنظیموں نے کچھ آگاہی کے پروگرام اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے بارے میں ورکشاپس کروائی تھیں۔مالدیپ میں صفائی کے شعبہ میں کام کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے حکومت نے محنت کے قوانین اور انضباطی بنیادی ساخت میں ترامیم کی ہیں، تاہم مرکز سے دور جزائر میں گندگی کو سنبھالنے کا کوئی موزوں نظام نہیں ہے اور یہاں پر محنت کے معیارات کو اپنانے اور نفاذ میں مسائل کا سامنا ہے۔سیوریج کا مناسب نظام رکھنے کے لیے حکومت کے پاس پالیسی موجود ہے۔ حکومت بیمے کی پالیسیاں بھی مرتب کر رہی تھی اور ان میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو بھی شامل کیا تھا ۔اس شعبہ میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں نے آپریشنل پراسیجرز اور معیارات بنا رکھے ہیں اور تحفظ کے رہنمااصولوں کے سلسلے میں محنت کشوں کو مسلسل تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔حکومت کی جانب سے صفائی کام کرنے والے محنت کشوں کو کم ازکم اجرتوں اور سماجی تحفظ کے اقدامات فراہم کرنے پر بھی غور کیا جارہاہے۔

شرکاء نے زوردیا کہ صفائی کاکام کرنے والوں کو معاشرے میں قبول کرنے اور ان کو خاطرخواہ وقاردینےکے لیے معاشرے کا ذہن تبدیل کرنا ہوگا۔

گفت وشنید
شرکاء کاکہنا تھا کہ بعض ممالک میں لیبرقوانین میں نرمی کی گئی ہے یا پھر قوانین کی جگہ کوڈز اور قواعد لائے گئے ہیں، جس کے باعث محنت کشوں کا استحصال ہو رہا ہے۔بہت زیادہ ناخواندگی کے باعث صفائی کاکام کرنے والے اکثر محنت کشوں کو محنت قوانین کی موجودگی کے بارے میں بھی آگاہی نہیں تھی۔اس میں ٹریڈ یونینز کی ضرورت تھی کہ وہ آگاہی کے پروگراموں کے ذریعے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو منظم کرنے کے راستے تلاش کریں۔

عمومی طور پر اکثر ممالک میں قوانین موجود تھے اور بعض ممالک نےخاص صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے پروگرامز مرتب کرنے کے اقدامات اٹھانے کا آغاز کردیا تھابعض ممالک میں موجود قوانین کی عبارت سمجھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ناخواندگی کی بڑھی ہوئی شرح تھی۔

یاد رکھنے کی باتیں
گفت وشنید کے دوران جو یاد رکھنے کی باتیں تھیں ان میں یہ شامل ہیں:

i. ملازمت کی غیررسمیت اور عدم تحفظ
ii. ذاتی تحفظ کے سامان (PPE) کی قلت
iii. بیمار پڑنے اور زخمی ہونے کے خطرات
iv. سماجی تحفظ کی قلت
v. معاشرتی دھتکار اور امتیازی سلوک
vi. صفائی کا کام کرنے والوں کے کام کو تسلیم کرنے کا فقدان
vii. مخصوص ملکی قوانین کا فقدان اور موجودہ قوانین کا غیر یکساں نفاذ
viii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے پاس متبادل روزگار کی قلت

ix. افراد قوت میں صفائی کا کام کرنے والوں کی عدم شمولیت
x. بڑے پیمانے پر ناخواندگی اور غربت
xi. جنس یا دیگر عوامل ، جیساکہ امیگریشن کی حیثیت اور نسل /ذات پات کی بنیادوں پر امتیازی سلوک پر عدم توجہی
xii. یونین کی نمائندگی کافقدان
xiii. مسئلہ کو اپنا سمجھنے اور احتساب کا مسئلہ
xiv. مداخلتوں کی پائیداری
xv. معلومات اور ڈیٹا کی قلت

دن 3: 13 اکتوبر 2021

دن کا آغاز عالمی یومِ بیت الخلا کے حوالے سے 2016 کی ایک آگاہی فراہم کرنے والی وڈیوز سے ہوا۔ اس میں عالمی ادارہ محنت کے ڈائریکٹر جنرل کا کہنا تھا کہ پانی ایک کام ہےلہٰذا اس کے لیے ضروری ہے کہ محنت کش اس کو محفوظ اور صاف حالت میں فراہم کریں اور ساتھ ہی یہ حالاتِ کار کو بھی بہتر بناتاہے۔ انہوں نے پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے تازہ پانی کے مرکزی کردار پر زور دیا ۔ انہوں نے معیاری ملازمتوں اور پانی کی دستیابی اور پائیدار دیکھ بھال کے درمیان موجود واضح اور براہِ راست تعلق کو بھی اجاگر کیا۔ان کا کہنا تھاکہ پانی کے شعبہ میں کام کرنے والے کروڑوں افراد کے کام کو نہ تو تسلیم کیا جاتاہے اور نہ ہی ان کے بنیادی محنت حقوق کو تحفظ فراہم کیا جاتاہے۔

موضوعِ سوال:مستقبل کی منصوبہ سازی

شعبہ میں مواقعے پیدا کرنے اور درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے عالمی ادارہ محنت، حکومتیں اور سماجی شراکتدار کس طرح کی حکمتِ عملیاں اپنائیں گے؟

کھلی گفت و شنید

اس کھلی گفت وشنید کےدوران شرکاء کی جانب سے مندرجہ ذیل حکمتِ عملیاں تجویز کی گئیں:

i. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے باوقار کام کی وکالت کرنا اور ان کے کام کو پائیدار ترقی کے ہدف 8 سے جوڑنا
ii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو جن فوری مسائل کا سامنا ہے ان کا سروے کرنا
iii. آگاہی کے پروگرام
iv. حکومتوں کی جانب سے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے مخصوص قوانین وضع کرنا
v. موضوع کے حوالے سے تبادلہ خیالات کے لیے واٹس ایپ گروپ بنانا
vi. پائیدار ترقی کے ہدف 6 (پانی اور صفائی)، پائیدار ترقی کے ہدف 8 (باوقار کام اور معاشی نمو)، اور پائیدار ترقی کے ہدف 11 (پائیدار شہر) کو جوڑنا
vii. قوانین کے بارے میں محنت کشوں کی آگاہی بڑھانے کے لیے مزید تحقیق
viii. لوگوں کے رویوں میں تبدیلی لانے کے لیے ڈیٹا کا استعمال
ix. شعبہ کو رسمی بنانے کے لیے وکالت
x. محنت کشوں کو منظم کرنے کی حوصلہ افزائی اور معاونت کے لیے طویل مدتی عزم پیدا کرنا۔منظم کرنا ایک طویل سفر ہے اور اس کے لیے محنت کشوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر کام کرنے والے خارجی مشیروں کو طویل مدتی عزم کا اظہار کرنا ہوتاہے۔
xi. ملکی سطح پر باہمی تعاون کی کمیٹی کا قیام
xii. محنت کشوں کے لیے ہیلپ لائن کا قیام
xiii. نجکاری کے اثرات کے بارے میں تحقیق (PSI)
xiv. بیت الخلا کی فراہمی کے اثرات پر تحقیق
xv. بہترین طریقہ کار اور بین الاقوامی معیاروں پر پورا اترنے کے لیے چھوٹے سے چھوٹی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کرنا
xvi. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی محنت کی منڈی میں شمولیت کے لیے ان میں مہارتیں پیدا کرنے کو فروغ دینا
xvii. ان خدمات کے ضمن میں حکومت کی جانب سے ان کو مکمل طور پر اپنا بنانے کے بارے میں مطالبہ کرنا اور اس کو بڑھاوا دینا
xviii. صفائی کا کام کرنے والوں سے منسوب ناموں کو تبدیل کرنے کے لیے نئے اور سماجی طور پر قابلِ قبول نام رکھنا (مثال کے طور پر برازیل میں کہا جاتاہے کہ "دوبارہ استعمال کے لیےاٹھانے والے ہیں")

xix. حکومتیں ذاتی تحفظ فراہم کرنے والا سازوسامان اور یونیفارم فراہم کریں
xx. پائیداری اور ماحولیاتی تحفظ کے سفیروں کے طور پر صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو اسکولوں میں لایاجائے۔
xxi. اتحادیوں مثلاً زراعت کے میدان میں کام کرنے والوں کو اپنےساتھ ملایا جائے
xxii. تربیتی مواقعوں تک رسائی حاصل کرنے کے مواقعے فراہم کئے جائیں
xxiii. کووڈ-19 کے تناظر میں صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کی حیثیت پر تحقیق کی جائے
xxiv. صفائی کا کام کرنے والی خواتین محنت کشوں کی صلاحیتوں کو بہتر بنایا جائے۔

قومی گفت وشنید کا خلاصہ

قومی گروپ کی گفت شنید کے بعد ممالک کی جانب سے تجویز پیش کی گئی کہ شعبہ میں مواقعے پیدا کرنے اور باوقار کام میں پائی جانے والے کمی کو دور کرنے کے لیے کسی مخصوص ملک کے لحاظ سے حکمتِ عملیاں وضع کی جائیں۔

بھارت

i. نجکاری کی حکمتِ عملیوں پر غور کیا جائے
ii. کچرہ کے ذریعے حد سے زیادہ منافع خوری کے خلاف مہم چلانے کی کوششوں کو تیز کیا جائے
iii. ٹھیکے پر رکھے گئے اور باقاعدہ ملازمین کے درمیان مساوات کا حصول
iv. قوانین کی جگہ کوڈز کو رکھنے کے بڑھے ہوئے رجحان کے خلاف مذاحمت

بنگلادیش

بنگلادیش سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے مندرجہ ذیل حکمتِ عملیوں کی نشاندہی کی:

i. صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں میں باوقار کام کو فروغ دینے والے میدانوں کی نشاندہی کرکے ان کے لیے پالیسیاں وضع کرنا اور ان کا نفاذ
ii. موزوں انداز میں ملکی قوانین کے نفاذ کے لیے حکمتِ عملیاں بنانا
iii. سماجی شراکتداروں سے مشاورت کے لیے اقدامات اٹھانا
iv. بین الاقوامی شراکتداروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنا
v. ملکی قوانین اور قواعد کی تازہ کاری
vi. معیاروں کا اطلاق کرنا
vii. محنت کا معائنہ کرنے کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات اٹھانا
viii. کئی طرح کے میڈیا پلیٹ فارمز پر مہم چلانا
ix. کام کی جگہ پر خطرات کی نشاندہی کرنا
x. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو تربیت فراہم کرنا
xi. غلاظت کو محفوظ انداز میں ایک سے دوسرے جگہ منتقل کرنے اور ٹھکانےلگانے کے لیے آغازِ کار کرنا
xii. حادثات اور ہلاکتوں کے ڈیٹا کو دستاویزی صورت میں محفوظ کرنا
xiii. کام کی جگہ پر پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی کمیٹیاں قائم کرنا
xiv. حکومت کی جانب سے مطالبات پورے کرنا
xv. پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے رہنما اصولوں پر عمل کرنا
xvi. محنت کشوں کو ذاتی تحفظ کا سازوسامان (PPE) فراہم کرنا
xvii. پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی تربیت اور مہم میں شرکت کرنا

نیپال

نیپال سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے مندرجہ ذیل حکمتِ عملیوں کی نشاندہی کی:

i. شعبہ کے ڈھانچے اور اس کو درپیش چیلنجوں کو سمجھنے کے لیے تحقیقات کرنا
ii. عالمی ادارہ محنت کی معاونت سے صفائی کرنے والے محنت کشوں کو منظم کرنا
iii. پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے قومی معیاروں کی تشکیل
iv. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی نشاندہی کرنا اور ان کو تسلیم کرنا
v. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے ہدف کردہ رہنما اصولوں کی تیاری
vi. صفائی کا کام کرنے والوں ، ان کے آجروں اور حکومتوں کے درمیان سماجی مکالمہ کو فروغ دینا
vii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے محفوظ حالاتِ کار کی یقین دہانی

viii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو تربیت فراہم کرنا
ix. کام کے حوالے سے ہونے والے حادثات کے بارے میں حکومت کو مطلع کرنا
x. صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کے کام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی حقوق کو فروغ دینا
xi. تربیت میں شامل ہونا

انہوں نے عالمی ادارہ محنت پر بھی زور دیا کہ :

i. بہترین طریقہ کار کو پھیلانے کے لے ذیلی علاقائی معلومات کے پلیٹ فارم تشکیل دے
ii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے سماجی تحفظ کو فروغ دے
iii. عالمی ادارہ محنت کی جانب سے پالیسی کے کام بشمول صلاحیت کو بہتر بنانے میں معاونت فراہم کی جائے اور ان کا نفاذ کیا جائے۔

پاکستان

پاکستان سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے مندرجہ ذیل حکمتِ عملیوں کی نشاندہی کی :

i. صفائی کا کام کرنے والوں کے لیے صوبائی سطح پر مخصوص قوانین اپنانا
ii. نجی شعبہ میں ملازمین کے منظم ہونے کے حق کو تحفظ فراہم کرنا
iii. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے عالمی ادارہ محنت کے مخصوص مؤتمر تیار کرنا

مالدیپ

مالدیپ سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی تربیت اور تعلیمی پروگراموں کو ڈزائن کرنے کے لیے حکمتِ عملی کی نشاندہی کی۔

ذیلی علاقائی خطے میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے اور مواقعے پیدا کرنے لیے حکمتِ عملیاں

آفس نے ورکشاپ کے دوران مندرجہ ذیل تجاویز کا خلاصہ پیش کیا، جس کو شرکاء نے مستقبل کے عمل کے رہنما اصولوں کے طور پر اپنالیا:

i. حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ صفائی کی خدمات کو مکمل طور پر اپنائیں اور ذمہ داری قبول کریں
ii. حکومتوں اور آجروں کو چاہیئے کہ وہ محنت کشوں کو مفت میں موزوں ذاتی تحفظ کا سامان اور یونیفارم فراہم کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں
iii. شرکاء کو چاہیئے کہ وہ صفائی کاکام کرنے والے محنت کشوں کے باوقار کام کی وکالت کریں اور اس کو پانی اور صفائی کےحوالے سے پائیدار ترقی کے ہدف 6،باوقار کام اور معاشی نمو کے حوالے سے پائیدار ترقی کے ہدف 8 اور پائیدار شہروں کے بارے میں پائیدار ترقی کے ہدف 11 کو ملائیں
iv. محنت کشوں کے کام کی رسمیت اور پیشہ ورانہ اہمیت کی وکالت کرنا
v. منظم ہونے کےلیے محنت کشوں کی طویل مدتی حوصلہ افزائی اور معاونت کا عزم پیدا کرنا
vi. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حالاتِ کار پر نجکاری کے اثرات پر تحقیق کرنا
vii. کووِڈ-19 کے تناظر میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی حالت کے حوالے سے تحقیق کرنا
viii. محنت کی منڈی میں صفائی کام کرنے والے محنت کشوں کی شمولیت کوبڑھانے کے لیے مہارتیں بہتر بنانے کو فروغ دینا
ix. صفائی کا کام کرنے والوں سے منسوب ناموں کو تبدیل کرنے کے لیے نئے اور سماجی طور پر قابلِ قبول نام رکھنا (مثال کے طور پر برازیل میں کہا جاتاہے "دوبارہ استعمال کے لیےاٹھانے والے ہیں")
x. پائیداری اور ماحولیاتی تحفظ کے سفیروں کے طور پر صفائی کا کام کرنے والوں کو تعینات کرنا اور عوامی مقامات جیسا کہ اسکولوں وغیرہ میں ان کو بولنے کے مواقعے فراہم کرنا
xi. اتحادسازی کے لیے پانی اور صفائی، صحتِ عامہ اور غذائی نظام کے درمیان تعلق پیدا کرنا
xii. ذیلی علاقائی سطح پر بہترین طریقہ کار کے حوالے سے موجود معلومات اور علم کو فروغ دینا

اختتامی بیان

عالمی ادارہ محنت کی باوقار کام کی ٹیم (DWT) برائے جنوبی ایشیا کے ڈپٹی ڈائریکٹر محترم **ستوشی ساساکی** نے ورک شاپ کا اختتام کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بین الاقوامی ایجنسیوں کے گروپ جس میں عالمی ادارہ محنت،عالمی ادارہ صحت، عالمی بینک، واٹر ایڈ اور نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن (SNV) شامل ہیں وہ اس جاری فریم ورک/نیٹ ورک کو معاونت فراہم کرتے رہیں۔ کیوں کہ اس کی بنیاد پر ہی بین الاقوامی اور ملکی سطح پر صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی آواز کو قوت حاصل ہوتی ہے، ممالک کے درمیان معلومات کا تبادلہ ہوتاہے اور ملکی سطح پرمتعلقہ فریقین کے ذریعے معاونت فراہم کی جاتی ہے۔مسائل کو اگر ترقی کے تناظر سے دیکھا جائے تو ماحولیاتی تناظر سے صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے کردار کی اہمیت پر غور کرنا سود مند ثابت ہوگا۔اس تسلسل کو توڑنے کے لیے ہمیں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو ورثے میں ملنے والی سماجی دھتکار کو ختم کرنا ہوگالہٰذا یہ بہت ضروری تھا کہ گفت وشنید کو صرف افرادی قوت کے مسائل تک ہی محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اس کو آئندہ نسل کو تعلیم دینے اور ان کو متبادل ملازمت کے مواقعوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے سازگار ماحول تشکیل دینے پر بھی بات چیت کی جائے۔

شعبہ میں باوقار کام کے اندر پائی جانے والی کوتاہیوں کو دور کرنے کے لیے حکمتِ عملی کے لحاظ سے یہ ضروری تھا کہ قلیل مدتی فائدے اور طویل مدتی حل پر غور کیا جائے۔اس میں دونوں پہلو اہم تھے یعنی قلیل مدتی فائدہ کو ڈزائن کرنا اور طویل مدتی حل میں کردار ادا کرنا۔ان کا کہنا تھاکہ اس میں سب سے مشکل کام معاشرے میں صفائی کے کام کے حوالے سے پائے جانے خیالات اور تصورات کو تبدیل کرنا تھا۔ انہوں نے شرکاء کو یقین دہانی کروائی کے عالمی ادارہ محنت شراکتداروں کے ساتھ ابلاغ کو جاری رکھے گا اور انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ برسوں میں ملکی سطح پر پروگرام اور پالیسی سازی میں یہاں پر ہونے والی گفت وشنیدکی بھی عکاسی ہوگی۔

ضمیمہ 1: یاد رکھنے کی باتوں مستحکم کرنا

صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش بڑے خطرات کیا ہیں،ان خطرات سے نمٹنے کے سلسلے میں شرکا ء کودرپیش بڑے چیلنجز اور مواقعے کیا ہیں

i. ملازمت کی غیررسمیت اور اس کا غیر محفوظ ہونا
ii. خراب حالاتِ کار،عدم تحفظ اور منظم ہونے اور اجتماعی سودہ کاری کی آزادی تک رسائی کا محدود ہونا اور یہ رسمی ملازمت میں موجود محنت کشوں کے لیے بھی ہے
iii. آؤٹ سورسنگ، خارجی اثرات اور نجکاری کے باعث خراب حالاتِ کار،عدم تحفظ اور منظم ہونے اور اجتماعی سودہ کاری کی آزادی تک رسائی کا محدود ہونا
iv. ذاتی تحفظ کے سازوسامان (PPE) کی قلت
v. جسمانی طور پر زخمی ہونے یا بیمار پڑنے کے خطرات
vi. سماجی تحفظ کا فقدان
vii. سماجی دھتکار اور امتیازی سلوک
viii. صفائی کا کام کرنے والوں کے کام کو تسلیم کرنے کی کمی
ix. مخصوص قانونی فریم ورک، ذیلی قومی حکومت کی سطح پر قوانین ، اور قواعد کافقدان اور موجودہ قوانین کے نفاذ میں غیریکسانیت
x. پیشہ ورانہ تربیت اور اس پیشہ سے وابستہ افراد کے لیے رسمی محنت ماکیٹ کا فقدان
xi. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے متبادل روزگار کا فقدان
xii. افرادی قوت سے صفائی کام کرنے والے محنت کشوں کا اخراج
xiii. غربت اور ناخواندگی کی بڑھی ہوئی شرح
xiv. جنس یا دیگر عوامل ، جیساکہ امیگریشن کی حیثیت اور نسل /ذات پات کی بنیادوں پر امتیازی سلوک اور عدم توجہی
xv. یونین سازی کا فقدان
xvi. مسئلہ کو اپنانے اور احتساب کا فقدان
xvii. صفائی کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کا فقدان اور موزوں عملے،ذاتی تحفظ کے سازوسامان اور پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے حالات کے لیے وسائل کا فقدان

xviii. مداخلتوں کی پائیداری
xix. معلومات کی کمی اور ڈیٹا کا فقدان

ان خطرات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکومتوں اور سماجی شراکتداروں نے جو اقدامات اٹھائے ہیں

i. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی ضروریات اور مفادات کے بارے میں آگاہی پھیلائی
ii. عمومی طور پر اکثر ممالک میں قوانین موجود تھے ، تاہم صرف چند ممالک نےخاص صفائی کےکام کے شعبہ کے لیے ہی قوانین بنائے تھے
iii. زیادہ تر ممالک میں آج بھی صفائی کا کام قومی محنت قوانین کے دائرہ کار سے باہر ہے
iv. اس شعبہ کی نجکاری کے خلاف لڑنے کی کوششیں کی گئی ہیں
v. کووڈ-19 کے باعث معاشرے میں صفائی کا کام کرنے والوں کی اہمیت اجاگر ہوئی ہے(مثلاً میانمار میں)
vi. بعض ممالک (مالدیپ) میں صفائی کے شعبہ کے لیے پالیساں بنانے کی بھی کوششیں کی گئی ہیں ، بلخصوص بغیر دستاویز کے مہاجرین کو باضابطہ بنانے کے سلسلے میں
vii. ہاتھوں سے غلاظت صاف کرنے والوں کی بحالی کی بھی کوششیں کی گئی ہیں

شعبہ میں ان چیلنجز نمٹنے کے لیے وہ حکمتِ عملیاں جنہیں عالمی ادارہ محنت، حکومتیں اور سماجی شراکتدار اپنا سکتے ہیں

نشاندہی کردہ ترجیحی میدان

i. کام کی بڑے پیمانے پر رسمیت اور اس کو پیشہ بنانا
ii. حالاتِ کار میں بہتری لانا
iii. مہارتیں اور موجودہ مہارتوں کو بہتر بنانے میں سرمایہ کاری
iv. بنیادی ڈھانچے اور موزوں حالات کے لیےکافی عملہ
v. صفائی کے شعبہ وابستہ ٹیکنالاجی میں سرمایہ کاری (مثلاً روبوٹکس)
vi. صفائی کے کام میں مشینوں کا استعمال
vii. شعبہ میں سماجی مکالمے کو فروغ دینے کے لیے حکومتوں اور سماجی شراکتداروں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ شمولیت
viii. بنیادی اصولوں اور کام کے حقوق، ملکی محنت قوانین اور پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے اصولوں کے بارے میں حساسیت پیدا کرنے اور آگاہی پھیلانے کے لیے مہمیں
ix. صفائی کا کام کرنے والے ہر محنت کش کو وکالت والا مواد پہنچانے کے لیے خاص حکمتِ عملیاں وضع کرنا

مواقعے پیدا کرنے اور درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکمتِ عملیاں تشکیل دینا

i. حکومتوں کی حوصلہ افزائی کرنا کہ عوام کو اہم بنیادی خدمت فراہم کرنے، پانی کی فراہمی اور نکاسی کومکمل طور پر باہمی طور پرملانے کی خدمات کے صلے میں صفائی کی خدمات کو مکمل طور پر اپنا بنائے اور اس کو اپنی ذمہ داری سمجھے۔حکومتیں اس بات کی یقین دہانی کریں کہ صحتِ عامہ ، پانی کے وسائل اور ماحولیات اور اس کے علاوہ معیشت(مثلاً زراعت اور سیاحت) کو تحفظ فراہم کرنےکی اہم عوامی خدمت انجام دینے پر صفائی کے کام کو مکمل طور پر تسلیم کیا جائے۔
ii. حکومتوں اور آجروں کی وکالت کی جائے کہ وہ بغیر کسی لاگت کے محنت کش کو ذاتی تحفظ کا سازوسامان اور یونیفارم فراہم کریں اور اس کی دیکھ بھال کریں
iii. شعبہ میں باوقار کام کی وکالت کریں اور اس کو پانی اور صفائی کےحوالے سے پائیدار ترقی کے ہدف 6 ،باوقار کام اور معاشی نمو کے حوالے سے پائیدار ترقی کے ہدف 8 اور پائیدار شہروں کے بارے میں پائیدار ترقی کے ہدف 11 کو ملائیں
iv. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے کام کی رسمیت اور پیشہ ورانہ اہمیت کی وکالت کریں
v. حکومت کی تمام سطحوں پر موجود تمام سماجی شراکتداروں کے ساتھ مکالمےکو متعارف کروانے کے لیے مخصوص قومی اور ذیلی قومی فریم ورک اور قوانین تیار کریں
vi. اس بات کی یقین دہانی کے ایسے صفائی کا کام کرنے والے محنت کش جو رسمی ملازمت میں شامل ہیں ، وہ بھی باوقارحالاتِ کار تک رسائی حاصل کرنے کے اہل ہوں
vii. محنت کشوں کے لیے باوقار حالاتِ کار کے ساتھ تمام لوگوں کی معیاری صفائی کی خدمات تک یکساں رسائی کے لیے صفائی اور پانی کے بنیادی ڈھانچوں میں موزوں سرمایہ کاری کرنا
viii. اجتماعی سودہ کاری اور محنت کشوں کو منظم کرنے کی حوصلہ افزائی اور معاونت کے لیے طویل مدتی عزم پیدا کریں
ix. صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کے حالاتِ کار پر نجکاری کے اثرات پر تحقیق کریں

x. کووڈ-19 کے تناظر میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی حالت کے حوالے سے تحقیق کریں
xi. رسمی محنت کی منڈی میں صفائی کا کام کرنے والے محنت کشوں کی شرکت میں سہولت پیدا کرنے کے لیے رسمی مہارتوں کو بہتربنانے، تعلیم اور ووکیشنل ٹرینگ کے پروگرامز تشکیل دیں
xii. صفائی کا کام کرنے والوں سےسماجی طور پر منسوب توہین آمیز ناموں کو تبدیل کرنے کے لیے نئے اور سماجی طور پر قابلِ قبول نام رکھنا (مثال کے طور پر برازیل میں کہا جاتاہے کہ "دوبارہ استعمال کے لیےاٹھانے والے ہیں" یا سنیگال میں کچرہ اٹھانے والے محنت کشوں کو "ماحولیاتی ٹیکنیشن" کہا جاتاہے)
xiii. پائیداری اور ماحولیاتی تحفظ کے سفیروں کے طور پر صفائی کا کام کرنے والوں کو تعینات کرنا اور عوامی مقامات جیسا کہ اسکولوں وغیرہ میں ان کو بولنے کے مواقعے فراہم کرنا
xiv. اتحادسازی کے لیے پانی اور صفائی، صحتِ عامہ اور غذائی نظام کے درمیان تعلق پیدا کرنا
xv. ذیلی علاقائی سطح پر بہترین طریقہ کار کے حوالے سے موجود معلومات اور علم کو فروغ دینا

ضمیمہ 2: شرکاء کی فہرست

نام	لقب	عہدہ	ادارہ
محترم ہمایوں کبیر	جوائنٹ سیکریٹری وزارتِ محنت و ملازمت	حکومتی نمائندہ	بنگلادیش
محترم محمد قمرالحسن	ڈپٹی انسپکٹر جنرل (تحفظ)	حکومتی نمائندہ	بنگلادیش
محترمہ مریم اریفہ	وزارتِ معاشی ترقی	حکومتی نمائندہ	مالدیپ
محترمہ انیمتھ نشمی فضیل	وزارتِ معاشی ترقی	حکومتی نمائندہ	مالدیپ
محترم سجان جوجیجو	سینئر فیکٹری انسپیکٹر	حکومتی نمائندہ	نیپال
محترم اُمیش یادو	سینئر ڈیویژنل انجینئر	حکومتی نمائندہ	نیپال
محترمہ شایستہ گل	وزارتِ او پی ایچ آرڈی	حکومتی نمائندہ	پاکستان
محترم حبیب الرحمان	سینیئر لیگل آفیسر بنگلادیش امپلائرز فیڈریشن	آجرکا نمائندہ	بنگلادیش امپلائرز فیڈریشن
محترم محبوب الرحمان	لیگل آفیسر بنگلادیش امپلائرز فیڈریشن	آجرکا نمائندہ	بنگلادیش امپلائرز فیڈریشن
محترمہ نتاشا پٹیل	چیف ایگزیکٹو آفیسر	آجرکا نمائندہ	انڈیا سینٹی ٹیشن کولیشن، آل انڈیا آرگنائیزیشن آف امپلائرز (AIOE)
محترم عدنان حلیم	سیکریٹری جنرل،نیشنل فیڈریشن آف مالدیپ امپلائرز	آجرکا نمائندہ	نیشنل فیڈریشن آف مالدیپ امپلائرز
محترمہ شاہدہ مریم محمد	وائس پریزیڈینٹ، نیشنل فیڈریشن آف مالدیپ امپلائرز	آجرکا نمائندہ	نیشنل فیڈریشن آف مالدیپ امپلائرز
محترم ہنسا رام پانڈے	فیڈریشن آف نیپالیز چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FNCCI)	آجرکا نمائندہ	فیڈریشن آف نیپالیز چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FNCCI)
محترم ذکی احمد خان	امپلائرزفیڈریشن آف پاکستان (EFP)	آجرکا نمائندہ	امپلائرزفیڈریشن آف پاکستان (EFP)
محترم وجیرہ ایلی پولا	امپلائرزفیڈریشن آف سیلون (EFC)	آجرکا نمائندہ	امپلائرزفیڈریشن آف سیلون(EFC)
محترم فضل الرحمان	ڈھاکہ واسا جیتیوتابادی امپلائیز یونین	محنت کشوں کا نمائندہ	ڈھاکہ واسا جیتیوتابادی امپلائیز یونین
محترم جمو آنند	صدر	محنت کشوں کا نمائندہ	ناگپورمیونسپل کارپوریشن امپلائیز یونین
محترمہ ریما ناناوتی	سیوا انڈیا	محنت کشوں کا نمائندہ	سیوا انڈیا
محترمہ نانالی بین شاہ	وائس پریزیڈنٹ سیوا انڈیا	محنت کشوں کا نمائندہ	سیوا انڈیا
محترم عادل شریف	جنرل سیکریٹر	محنت کشوں کا نمائندہ	انڈین نیشنل میونسپال اینڈ لوکل باڈیز ورکرز
محترم رام پرساد پودل	مقامی سطح پر ملازمین کی یونین	محنت کشوں کا نمائندہ	مقامی سطح پر ملازمین کی یونین
محترم نار بہادر شاہ	صدر	محنت کشوں کا نمائندہ	مقامی سطح پر ملازمین کی یونین

محترم عبدالرحمان عاصی	صدر	محنت کشوں کا نمائندہ	پبلک سیکٹر امپلائیز فیڈریشن آف پاکستان
محترم رشید خان	اتھارٹیزمحنت فیڈریشن، پاکستان	محنت کشوں کا نمائندہ	اتھارٹیزمحنت فیڈریشن، پاکستان
محترم ڈیوڈ بوائز	ڈپٹی جنرل سیکریٹری	محنت کشوں کا نمائندہ	پبلک سروسز انٹرنیشنل
محترم کنن رمن	سب ریجنل سیکریٹری فار ساؤتھ ایشیا	محنت کشوں کا نمائندہ	پبلک سروسز انٹرنیشنل
محترم گوڈیسن موہن داس	کیمپین کوآرڈینیٹر	محنت کشوں کا نمائندہ	پبلک سروسز انٹرنیشنل
محترمہ داریہ سیباریو	لوکل اینڈ ریجنل گورنمنٹ آفیسر	محنت کشوں کا نمائندہ	پبلک سروسز انٹرنیشنل
محترمہ سونیا ماریہ داس	ویسٹ اسپیشلسٹ	محنت کشوں کا نمائندہ	وومن ان انفارمل ایملائمنٹ: گلوبلائیزیشن اینڈ آرگنائیزیشن (WIEGO)
محترم کبیر اروڑہ	وومن ان انفارمل ایملائمنٹ: گلوبلائیزیشن اینڈ آرگنائیزیشن (WIEGO)	محنت کشوں کا نمائندہ	وومن ان انفارمل ایملائمنٹ: گلوبلائیزیشن اینڈ آرگنائیزیشن(WIEGO)
محترم راجیومناکامی	ملٹی کنٹری پروگرام مینجر، اربن سینی ٹیشن پروگرام	بین الاقوامی تنظیم	نیدرلینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائیزیشن (SNV)
محترم آندریس ہوئیسو	سینی ٹیشن سینیئر پالیسی اینالسٹ	بین الاقوامی تنظیم	واٹر ایڈ
محترمہ کینکا سنگھ	پالیسی آفیسر	بین الاقوامی تنظیم	واٹر ایڈ
محترمہ روتھ کینیڈی واکر	واٹرسپلائی اینڈ سینی ٹیشن آفیسر	بین الاقوامی تنظیم	عالمی بینک
محترمہ الیتے وین لور	عالمی ادارہ محنت کے سیکٹوریل پالیسز ڈپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت-جنیوا
محترمہ دگمار والٹر	ڈائریکٹر آف ڈیسینٹ ورک ٹیم	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم ستوشی سساکی	ڈپٹی ڈائریکٹرآف ڈیسینٹ ورک ٹیم	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم اولیور لیانگ	ہیڈ، پبلک اینڈ پرائیوٹ سروسز یونٹ	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت-جنیوا
محترم کارلوس آرکیریان کریسپو	سیکٹر اسپیشلسٹ	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت-جنیوا
محترم ڈیوڈ کپیا	سیکٹر اسپیشلسٹ	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت-جنیوا
محترم طاہر محمد	سیکٹر کوآرڈینیٹر	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت-جنیوا
محترم سلطان احمد	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم روندرا پیرس	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم شہاب الدین خان	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترمہ دیا ورما	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم بالاسنگھم سکنتھاکمار	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -کولمبو
محترم عاصم مصطفیٰ	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -کولمبو
محرم سجان جوجیجو	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -کھٹمنڈو
محترم رضی مجتبیٰ حیدر	سہولت کار	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -اسلام آباد
محترم سویوشی کاواکامی	آکیوپیشنل سیفٹی اینڈ ہیلتھ اسپیشلسٹ	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی
محترم انصاف نظام	جائے کار پر بنیادی اصول اور حقوق کے ماہر خصوصی	سیکریٹریٹ	عالمی ادارہ محنت -نئی دہلی